امام بخاری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تصنیفِ لطیف
علامہ پروفیسر نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ
بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ لاہور

ضرورتِ تقلیدِ شخصی پر مدلل و متحقق تحریر

اِمام بخاری شافعی رحمۃ اللہ علیہما
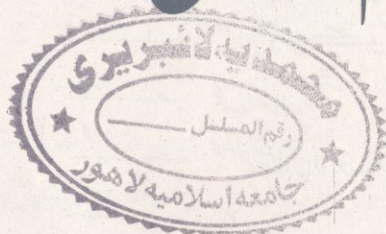
تحقیق از

مولانا پروفیسر نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ —— لاہور

اللہ، رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

سلسلہ اشاعت نمبر ۹۱

نام کتاب -------- امام بخاری شافعی علیہ الرحمۃ

موضوع -------- ضرورتِ تقلیدِ شخصی

مؤلف -------- مولانا پروفیسر نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

کمپوزنگ -------- ورڈز میکر

سرورق -------- محمد رمضان فیضی

طابع -------- مسلم کتابوی لاہور ۷۲۲۵۶۰۵

صفحات -------- ۲۴

تاریخ اشاعت اوّل -------- رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ

تاریخ اشاعت دوم -------- محرم الحرام ۱۴۲۷ھ/فروری ۲۰۰۶ء

شرفِ اشاعت -------- بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ لاہور

ہدیہ -------- دعائے خیر بحق اراکین ومعاونین

نوٹ: شائقین مطالعہ -/12 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتا

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ

مکان نمبر ۲۵ گلی نمبر ۳۲ زبیر سٹریٹ فلیمنگ روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاِتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْن ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فقیر توکلی ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اِس زمانۂ پُر فتن میں فرقوں کی کثرت ہے اور ہر فرقہ یہی دعویٰ کرتا ہے کہ ہم حق پر ہیں باقی سب گمراہ ہیں' لٰہذا اگر سوال کیا جائے کہ ان میں سے اہلسنّت و جماعت کون ہیں؟ تو جواب ہو گا کہ مقلدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ! غیر مقلدین اس جواب سے بہت پیچ و تاب کھاتے ہیں کیونکہ وہ تقلید ائمہ عُظام بالخصوص تقلید سیّدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اور امام صاحب کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے نادان ہیں کہ اس طرح اپنی نیکیاں امام صاحب کے نامۂ اعمال میں درج کراتے رہتے ہیں۔ امام صاحب کی طرح کئی اور بزرگ بھی ہیں کہ جن کے نامۂ اعمال میں وصال کے بعد بھی نیکیوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے' چنانچہ حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نامۂ اعمال کو رافضیوں اور خارجیوں نے جاری رکھا ہے' اور صوفیاء کرام میں سے حضور غوثِ پاک سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی اور شیخ اکبر اور منصور حلاج وغیرہ کے نامۂ اعمال بھی جاری ہیں' کاش غیر مقلدین اس پر غور کریں اگر فقط حافظ حدیث بننے سے کام چل سکتا۔ تو مؤلفین صحاح ستہ رحمہم اللہ تعالیٰ کیوں تقلید اختیار فرماتے۔ جب غیر مقلدین سے اس کا کوئی معقول جواب بن نہیں پڑتا۔ تو گھبراہٹ میں کبھی تو بزرگان دین کے حق میں دریدہ دہنی کرنے لگتے ہیں اور کبھی ان مؤلفین بالخصوص امام بخاری کی نسبت یوں گویا ہوتے ہیں کہ وہ شافعی نہ تھے بلکہ مجتہد مستقل تھے' لٰہذا ان چند اوراق

میں خصوصیت سے امام بخاری کے مقلد یا غیر مقلد ہونے کی بحث درج کی جاتی ہے۔
واللہ ھو المستعان وعلیہ التکلان۔

کتاب کا تعارف

کچھ عرصہ ہوا کہ اخبار اہلِ فقہ امرتسر میں بعض علمائے احناف نے امام بخاری اور ان کی صحیح پر مضامین لکھے، جو ایک کتاب کی شکل میں مرتب ہو کر الجرح علی البخاری کے نام سے موسوم ہوئے، اس کے جواب میں مولوی حاجی محمد ابو القاسم بنارسی نے حل مشکلات بخاری شائع کی، لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کے متعلق جو کچھ مولوی ڈاکٹر سیّد عمر کریم عظیم آبادی کی طرف سے اوّل الذکر میں اور بنارسی کی طرف سے مؤخر الذکر کتاب میں مذکور ہے اُسے نقل کر دوں، اس نقل میں بغرض اختصار سیّد صاحب کے مضمون کو قال العظیم آبادی سے اور اس کے جواب کو قال البنارسی سے شروع کیا جاتا ہے، اور جواب الجواب اقول سے مزین ہوتا ہے۔

قال العظیم آبادی

اس زمانہ میں بخاری پرستوں نے جہاں کتاب بخاری کا درجہ قرآن شریف سے بڑھا دیا، وہاں امام بخاری کو مجتہد مطلق بھی بنا دیا ہے۔ حالانکہ یہ پکے اور متعصب شافعی المذہب تھے اور اس کا ثبوت دو طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ ایک کسی مستند شخص کے قول سے اس کو ثابت کرنا دوسرا یہ امر دکھلانا کہ ان میں اجتہاد کی قوت مطلق نہ تھی اور ایسی حالت میں ان کو سوائے مقلد ہونے کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ امر اول کا ثبوت یہ ہے کہ قسطلانی شرح بخاری مطبوعہ مصر جلد ا صفحہ ۳۲ میں ہے۔ **قال التاج السبکی ذکرہ یعنی البخاری ابو عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعی**۔ ترجمہ: کہا تاج الدین سبکی نے کہ ابو عاصم نے بخاری کو شافعیوں کے زمرہ (Class) میں ذکر کیا ہے۔ پس قول مذکورہ بالا سے جس میں قسطلانی نے تاج الدین سبکی کے اور تاج الدین سبکی نے ابو عاصم کے قول کو نقل کیا ہے یہ امر بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ امام بخاری شافعی

المذہب تھے۔ اور چونکہ یہ تینوں امام قسطلانی تاج الدین سبکی، ابو عاصم اکابر محدثین اور
ائمہ دین سے ہیں اسی واسطے ان سب کا قول سرسری نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا اور یہ قول
اس وقت اور بھی زیادہ قابل قبول ہو جاتا ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ تینوں اشخاص
مذکورہ بالا بھی شافعی المذہب تھے۔ (الجرح علی البخاری جلد اوّل ص ۴)

قال البنارسی

اس قول میں صرف ابو عاصم شاذ ہے اور آپ کا اسے تین شخصوں کا مذہب سمجھنا
(قسطلانی، تاج الدین سبکی، ابو عاصم) غلط ہے۔ کیوں کہ قسطلانی و سبکی صرف ناقل ہیں
اور یہ امر بدیہی ہے کہ نقل امر اس بات کو مستلزم نہیں کہ ناقل کے نزدیک بھی وہ صحیح
ہو۔ کیا آپ نے نہیں سنا؟ نقل کفر کفر نہ باشد۔ باقی رہے صرف ابو عاصم ان کا قول ایسا
ہی ہے۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل کو بھی مصنف طبقات شافعیہ والے نے شافعیوں میں
شمار کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ خود صاحب مذہب مستقل ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ حنبلی و شافعی
ایک ہی ہیں حالانکہ یہ غلط ہے پس جیسا کہ امام احمد شافعی نہیں ہو سکتے۔ امام بخاری بھی
نہیں ہو سکتے، ابو عاصم نے صرف توافق فی للسائل کی بناء پر ایسا کہا ہے ورنہ امام بخاری
مجتہد مستقل تھے جیسا کہ علامہ اسمٰعیل عجلونی شامی حنفی الفوائد الدراری میں لکھتے ہیں کہ:

كان مجتهدا مطلقاً واختاره السخاوی قال والميل بكونه
مجتهدا مطلقاً صرح به تقی الدین بن تيمية فقال انه امام فی
الفقه من اهل الاجتهاد انتهى (الفوائد الدراری)

امام بخاری مجتہد مطلق تھے۔ اور اسی کو سخاوی نے اختیار کیا اور ترجیح دیا ہے
کہ امام بخاری مجتہد مطلق تھے اس کی تصریح ابن تیمیہ نے بھی فرمائی ہے کہ
امام بخاری فقہ کے امام اور اہل اجتہاد سے تھے۔

پس جب امام بخاری کا مجتہد ہونا ثابت ہے تو یہ بدیہی ہے کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا،
لہٰذا امام بخاری امام شافعی کے مقلد ہر گز نہیں ہو سکتے۔ جس کی مفصل بحث میں نے

اپنے رسالہ الریح القیم ص ۳، ۴ والعرجون القدیم ص ۱۲ تا ۱۴ میں کی ہے پس امام بخاری کے مجتہد نہ ہونے کے ثبوت کے لیے جو دو طریقے آپ نے اختیار کیے تھے (۱) کسی مستند شخص کے قول سے ثابت کرنا۔ یہ ثابت نہ ہو سکا۔ بلکہ بخلاف ان کے اُن کا مجتہد ہونا ثابت ہو گیا۔ (حل مشکلات بخاری، حصہ اوّل ۲۸، ۲۹)

اقول

قاضی ابو عاصم العبادی کی پیدائش ۳۵۷ھ میں اور وصال ۴۵۸ھ میں ہے شیخ الاسلام تاج سبکی ان کے حال میں لکھتے ہیں: **کان اماما جلیلا حافظا للمذهب بحرا یتدفق بالعلم۔** (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جزء ثالث ص ۴۲) یعنی ابو عاصم العبادی امام جلیل اور مذہب کے حافظ اور سمندر تھے کہ علم بہار ہے تھے انتہے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ۲۵۶ھ میں ہے۔ اب غور کیجئے کہ جو بزرگ امام بخاری کے قریباً سوا سو برس کے بعد پیدا ہوا اور خود شافعی بلکہ مذہب شافعی کا حافظ تھا، وہ اپنی کتاب طبقات میں جو اسی بارے میں ہے کہ فقہاء و محدثین میں سے کون کون سے شافعی المذہب گزرے ہیں۔ امام بخاری کو زمرۂ شافعیہ میں شمار کر رہا ہے۔ پھر اس کے بعد اُس بزرگ کی تائید پر تائید ہو رہی ہے۔ ایسے بزرگ کے قول کو بنارسی چودھویں صدی میں بلا سند شاذ بتا رہا ہے اور تائید کنندگان کو محض ناقل غلط خیال کر رہا ہے۔ **العجب ثم العجب** ۔ امام تاج سبکی امام بخاری کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

> **ذکر ابو عاصم العبادی ابا عبد اللہ فی کتابہ الطبقات وقال سمع من الزعفرانی وابی ثور و الکرابیسی (قلت) وتفقہ علی الحمیدی و کلھم من اصحاب الشافعی**

(طبقات الشافعیہ الکبریٰ، جزو ثانی ص ۴)

ترجمہ: ابو عاصم العبادی نے ابو عبد اللہ (امام بخاری) کو اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی اور ابو ثور اور

کرابیسی سے سماع کیا ہے۔(میں کہتا ہوں) کہ امام بخاری نے امام حمیدی سے فقہ سیکھی۔ اور یہ سب امام شافعی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ انتہے۔

غور کیجئے یہاں امام سبکی کس طرح امام ابو عاصم کی تائید کر رہے ہیں گویا فرما رہے ہیں کہ امام بخاری واقع زمرۂ شافعیہ میں ہیں کیونکہ انہوں نے فقہ امام حمید (متوفی ماہ شوال ۲۱۹ھ) سے پڑھی ہے۔

اور امام زعفرانی اور ابو ثور اور کرابیسی اور حمیدی سب شافعی مذہب اور امام شافعی کے شاگرد ہیں، امام سبکی دوسری جگہ امام بخاری کے استادوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔و(سمع) بمكة عن الحميدى وعليه تفقه عن الشافعی (طبقات جزء ثانی ص ۳) یعنی امام بخاری نے مکہ مشرفہ میں امام حمیدی سے سماع حدیث کیا اور انہی سے فقہ شافعی پڑھی۔ انتہے۔ اور امام حمیدی کے ترجمے میں ہے۔روی عن الشافعی وتفقه بـه اطبقـات ۔(طبقات جزء اوّل ص ۲۶۳) یعنی امام حمیدی نے امام شافعی سے حدیث روایت کی اور انہی سے فقہ پڑھی۔ انتہے

پس ظاہر ہے کہ امام بخاری فقہ شافعیہ میں امام حمیدی کے شاگرد ہیں اور امام حمیدی امام شافعی کے شاگرد ہیں۔ غرض امام تاج سبکی شافعی (متوفی ۷۷۱ھ) نے ابو عاصم کی تائید مدلل طور پر کردی۔ اور علامہ قسطلانی شافعی (متوفی ۹۲۳ھ) نے امام سبکی کے قول کو نقل کر کے برقرار رکھا۔ لہٰذا یہ تائید ہوگئی۔ شافعیہ کے علاوہ حنفیہ کرام کَثَّرَ اللهُ سَوَادَهُمْ بھی امام بخاری کو شافعی المذہب جانتے ہیں۔

چنانچہ علامہ ازنیقی حنفی نے جو آٹھویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں اپنی کتاب مدینۃ العلوم میں امام بخاری کو زمرۂ شافعیہ میں شمار کیا ہے اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے مدینۃ العلوم کی عبارت کو یوں نقل کیا ہے:

فلنذ کر بعد ذٰلك نبذامن ائمة الشافعية ليكون الكتاب كامل الطرفين حائز الشرفين وهو لاء صنفان احدهما من تشرف

بصحبة الامام الشافعی والآخر من تلاهم من الائمة اما الاوّل فمنهم احمد خالد الخلال ابو جعفر البغدادی ...... واماالصنف الثانی فمنهم محمد بن ادریس ابوحاتم الرازی و محمد بن اسمٰعیل البخاری و محمد بن علی الحکیم الترمذی الخ

(ابجد العلوم ص ۸۱۱)

ترجمہ: ہمیں چاہیے کہ اس کے بعد (یعنی ائمہ حنفیہ کے بعد) ائمہ شافعیہ کا کچھ ذکر کریں۔ تاکہ ہماری کتاب دوطرف کی کامل اور دوشرف کی جامع بن جائے۔ اور ائمہ شافعیہ دوقسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جنہیں امام شافعی کی صحبت کا شرف حاصل ہے اور دوسرے وہ ائمہ جو ان کے بعد آئے۔ پہلی قسم میں سے احمد خالد الخلال ابوجعفر بغدادی...... ہیں اور دوسری قسم میں سے محمد بن ادریس ابوحاتم رازی اور محمد بن اسمٰعیل بخاری اور محمد بن علی حکیم ترمذی...... ہیں۔انتہے

بنارسی کا قول کہ امام تاج سبکی نے طبقات میں امام احمد بن حنبل کو بھی شافعیوں میں شمار کردیا ہے۔ درست نہیں' بنارسی نے شاید طبقات کو دیکھا نہیں۔ ورنہ ایسا نہ لکھتا۔ تاج سبکی نے امام احمد بن حنبل کو طبقہ اولےٰ میں شمار کیا ہے۔ اور ان کے الفاظ یہ ہیں: **الطبقة الاولیٰ فی الذین جالسو االشافعی** (طبقات جزءاوّل ص ۱۸۶) یعنی پہلا طبقہ ان لوگوں کے ذکر میں ہے جنہوں نے امام شافعی کے ساتھ مجالست کی انتہے۔ چونکہ امام احمد بن حنبل امام شافعی کے شاگرد ہیں لہٰذا طبقہ اولےٰ میں ان کا ذکر کیا گیا۔ مگر ساتھ ہی بتلا دیا کہ وہ مجتہد مستقل صاحب مذہب ہیں۔ چنانچہ تاج سبکی کے الفاظ یہ ہیں۔ **هو الامام الجلیل ابو عبد الله الشیبانی المروزی ثم البغدادی صاحب المذهب** (طبقات جزءاوّل ص ۱۹۹)

امام تاج سبکی نے امام بخاری کو دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ جس کی نسبت یوں

فرماتے ہیں:

الطبقة الثانية فيمن توفی بعد المائيتن ممن لم يصحب الشافعی وانما اقتفی اثره واكتفی بمن استطلع خبره و اصطفی طريقه الذی اطلع فی دياجی الشكوك قمره ۔(طبقات جزء اوّل ص ۲۸۵)

ترجمہ: دوسرا طبقہ ان لوگوں کے ذکر میں ہے جن کی وفات ۲۰۰ ھ کے بعد ہوئی۔ اور امام شافعی کی صحبت ان کو میسر نہیں ہوئی اور جنہوں نے صرف امام شافعی کے طریق کا اتباع کیا۔ اور کفایت کی انہی شخصوں پر جنہوں نے امام شافعی کا حال دیکھا اور اختیار کیا امام شافعی کا طریقہ جس کا چاند شکوک کی تاریکیوں میں ظاہر ہوا تھے۔

فائدہ: پس امام بخاری کا مقلد شافعی ہونا ثابت ہو گیا۔

بنارسی نے امام بخاری کو مجتہد مستقل ثابت کرنے کے لیے علامہ اسمٰعیل عجلونی حنفی کا قول نقل کیا ہے۔ مگر اس سے بنارسی کا مدعا ثابت نہیں ہوتا' کیونکہ مجتہد مطلق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک مستقل دوسرے منتسب چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واعلم ان المجتهد المطلق من جمع خمسة من العلوم...... ثم اعلم ان هذا المجتهد قد يكون مستقلا وقد يكون منتسباً الی المستقل والمستقل من امتازعن سائر المجتهدين بثلاث خصال كما تری فی الشافعی احدها ان يتصرف فی الاصول والقاواعد التی يستنبط منها الفقه...... وثانيها ان يجمع الاحاديث والآثار فيحصل احكامها ويتنبه لماخذ الفقه منها ويجمع مختلفها ويرجح بعضها علی بعض ويعين بعض محتملها وذلك قريب من ثلثی علم الشافعی فی ماثری والله اعلم وثالثها ان يفرع التفاريح التی ترد عليه مما لم يسبق

بالجواب فيه من القرون المشهود لها بالخير و بالجملة فيكون كثير التصرفات فی هذه الخصال فائقا علی اقرانه سابقا فی حلبة رهانه مبرزا فی میدانه وخصلة رابعة تتلوها وهی ان ینزل له القبول من السماء فیقبل الی علمه جماعات من العلماء من المفسرين والمحدثين والاصولين وحفاظ كتب الفقه ويمضى علىٰ ذٰلك القبول والاقبال قرون متد اولة حتى يدخل ذٰلك فى صميم القلوب والمجتهد المطلق المنتسب هو المقتدى السلم له فى الحصلة الاولى الجارى مجراه فى الخصلة الثانية والمجتهد فى المذهب هو الذى سلم منه الاولى والثانية وجرى مجراه فى التفريح على منهاج تفاريعه۔

ترجمہ: اور یہ جاننا چاہیے کہ مجتہد مطلق وہ ہے جو پانچ علموں کا حاوی ہو۔ پھر یہ معلوم کرو کہ یہ مجتہد کبھی مستقل ہوتا ہے۔ اور کبھی منسوب بمستقل، اور مجتہد مستقل وہ ہے کہ باقی مجتہدوں سے تین باتوں میں امتیاز رکھتا ہو۔ جیسے یہ بات امام شافعی میں ظاہر دیکھتے ہو۔ اوّل یہ کہ ان اصول اور قواعد میں جن سے فقہ کا استنباط ہوتا ہے تصرف کرے...... دوسری بات مجتہد مستقل کی یہ ہے کہ احادیث اور آثار کو جمع کرے اور ان کے احکام کو بہم پہنچائے اور ان میں سے ماخذ فقہ پر واقف ہو اور ان میں سے مختلف کی تطبق کرے اور بعض کو بعض پر ترجیح دے اور بعض احتمالات کو متعین کرے اور یہ بات ہمارے خیال میں علم امام شافعی کے دو تہائی کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔

تیسری بات مجتہد مستقل کی یہ ہے کہ جو مسائل اس پر ایسے پیش ہوں جن کا جواب پہلے نہیں ہوا یعنی تینوں قرنوں میں جن کے بہتر ہونے کی شہادت ہو چکی ہے۔ اُن مسائل کی تفریعات نکالے یعنی جواب دے۔ حاصل یہ کہ ان تینوں باتوں میں اُس کا

بہت سا تصرف ہو اور اس میں اپنے ہمسروں پر فوقیت اور میدان مسابقت میں گوے سبقت رکھتا ہو اور اس معرکہ میں سب سے بڑھا ہوا ہو اور تین باتوں کے بعد ایک چوتھی بات اُن سے لگی ہوئی یہ ہے کہ اُس کے لیے مقبول ہونا آسمان سے اُترے کہ اُس کے علم کی طرف علمائے مفسرین اور محدثین اور ارباب اصول اور کتب فقہ کے حافظ گروہ کے گروہ جھک پڑیں اور اس مقبولیت اور علماء کے متوجہ ہونے پر زمانہ ہاے دراز گزر جائیں' یہاں تک کہ یہ قبول دلوں کی تہ میں گھس جائے۔ اور مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا ہے کہ مجتہد مستقل کی اوّل بات کو مانتا ہے اور دوسری بات میں اُس کی روش اختیار کرتا ہے اور مجتہد فی المذہب وہ ہے جو مجتہد مستقل کی پہلی اور دوسری بات مانتا ہے اور تیسری بات میں یعنی تفریع مسائل میں اُس کی چال چلتا ہے انتہے۔

(انصاف مع ترجمہ اُردو بنام کشاف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۷۱ تا ۷۴ نیز دیکھو عقد الجید مع ترجمہ اُردو ص ۱۰)

اب دیکھنا یہ ہے کہ علامہ عجلونی نے جو امام بخاریؒ کو مجتہد مطلق لکھا ہے۔ اس سے ان کی مراد کون سی قسم ہے۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ علامہ عجلونی یا کسی اور کی یہ ہر گز مراد نہیں کہ امام بخاری مجتہد مطلق مستقل تھے۔ **ومن قال به فعليه البيان** ۔ ابن زیاد شافعی یمنی علامہ سیوطی (متوفی ۹۱۱) کے قول (کہ ابن جریر کے سواء اجتہاد مستقل کے درجہ کو کوئی نہیں پہنچا کی تردید کرتے ہوئے اپنے فتاویٰ میں یوں لکھتے ہیں:

كلامه يقتضى ان ابن جرير لا يعد شافعيا وهو مردود فقد قال الرافعى فى اوّل كتاب الزكٰوة من الشرح تفرد ابن جرير لا يعدوجها فى مذهبنا وان كان معدودا فى طبقات اصحاب الشافعى قال النووى فى التهذيب ذكره ابو عاصم العبادى فى الفقهاء الشافعية وقال هو من افراد علمائنا واخذ فقه الشافعى على الربيع المرادى والحسن الزعفرانى انتهى . ومعنى انتسابه الى الشافعى انه جرى على طريقته فى الاجتهاد

واستقراء الاذلة و ترتيب بعضها على بعض و وافق اجتهاده اجتهاده واذا خالف احيانا لم يبال بالمخالفة ولم يخرج عن طريقته الا في مسائل وذلك لا يقدح في دخوله في مذهب الشافعي ومن هذا القبيل محمد بن اسمٰعيل البخاري فانه معدود في طبقات الشافعية وممن ذكره في طبقات الشافعية الشيخ تاج الدين السبكي وقال انه تفقه بالحميدي والحميدي تفقه بالشافعي واستدل شيخنا العلامة على ادخال البخاري في الشافعية تذكره في طبقاتهم و كلام النووي الذي ذكرناه شاهدله۔

ترجمہ: سیوطی کا کلام اس بات کا مقتضی ہے کہ ابن جریر طبری کو شافعی شمار نہ کیا جائے۔ اس کا یہ کلام مسلم نہیں کیونکہ رافعی نے شروع کتاب الزکوٰۃ کی شرح میں کہا ہے کہ تنہا ابن جریر کا قول مذہب میں کوئی صورت نہیں گنی جاتی۔ اگرچہ وہ خود اصحاب شافعی کے طبقات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور نووی نے تہذیب میں ذکر کیا ہے کہ ابو عاصم عبادی نے ابن جریر کو فقہائے شافعیہ میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شخص ہمارے علمائے یگانہ میں سے ہے۔ اس نے شافعی کی فقہ ربیع مرادی اور حسن زعفرانی سے سیکھی نووی کا کلام ختم ہوا اور اُس کے منسوب بشافعی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد اور دلیلوں کی تلاش کرنے اور بعض کو بعض پر مرتب کرنے میں امام شافعی کے طریقوں پر چلا اور اُس کا اجتہاد امام کے اجتہاد سے موافق پڑا۔ اور اگر کہیں مخالف ہوا تو مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور امام کے طریقہ سے بجز چند مسائل کے خارج نہیں ہوا اور یہ امر اس کے شافعی مذہب میں داخل رہنے کا خلل انداز نہیں۔ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی اس جنس کے ہیں کہ وہ

طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے اُن کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے ان میں سے شیخ تاج الدین سبکی ہے کہ اُس نے کہا ہے کہ بخاری نے فقہ حمیدی سے سیکھی اور حمیدی نے شافعی سے فقہ سیکھی اور ہمارے استاد علامہ نے بخاری کے شافعیوں میں دخل کرنے پر یہ حجت پکڑی ہے کہ تاج الدین نے اُن کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے اور نووی کا کلام جو ہم نے ذکر کیا اس امر کا شاہد ہے انتہے۔ (اِنصاف مع ترجمہ اُردو کشاف ص ۶۶ تا ۶۷)

خلاصہ کلام یہ کہ اگر ہم امام بخاری کو مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تسلیم کر لیں تب بھی وہ زمرہ شافعیہ سے خارج نہیں ہو سکتے، مگر امام بخاری کے لیے ایسا مجتہد ہونا کسی خاص امتیاز کی وجہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مذہب شافعی میں ایسے بہت سے مجتہد ہوئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: واما مذهب الشافعی فاكثر المذاهب مجتهدا مطلقاً۔ یعنی چاروں مذہبوں میں سے مذہب شافعی میں زیادہ مجتہد مطلق ہوئے ہیں۔ (اِنصاف مع ترجمہ اُردو ص ۷۸)

بطور مثال چند نام مع حوالہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱- امام ابن المنذر — **كان اماما مجتهد**

(طبقات الشافعیہ الکبریٰ للتاج السبکی، جزء ثانی ص ۱۲۶)

۲- امام ابن خزیمہ — **امام الائمة ابوبكر السلمی النيسا بوری المجتهد المطلق** (طبقات ثانی ص ۱۳۰)

۳- امام ابن جریر الطبری — **الامام الجليل المجتهد المطلق**

(طبقات ثانی ص ۱۳۵)

۴- ابوالقاسم بن ابی یعلی الدبوسی — **كان قطبانی الاجتهاد** (طبقات، رابع ص ۶)

۵- ابوالفتح تقی الدین بن دقیق العبد — **شيخ الاسلام الحافظ الزاهد الورع الناسك المجتهد المطلق** (طبقات، سادس ص ۲)

۶- امام علی بن عبد الکافی السبکی   استاذ الاستاذین واحد المجتہدین

(طبقات، سادس، ص ۱۴۷)

یہ سب مجتہد منتسب تھے ان میں کوئی بھی مستقل نہ تھا، چنانچہ علامہ سیوطی نے شرح التنبیہ میں لکھا ہے: ولا اعلم احد ابلغ هذه الرتبة من الاصحاب الا ابا جعفر بن الجرير الطبرى فانه كان شافعيا ثم استقل یعنی میں کسی کو اصحاب شافعی سے نہیں جانتا کہ اجتہاد مستقل کے درجہ کو پہنچا ہو۔ بجز ابو جعفر بن جریر طبری کے کہ وہ شافعی تھا پھر مذہب میں مستقل ہو گیا (انصاف مع ترجمہ اُردو ص ۶۶)

مگر ابن زیاد نے ثابت کیا ہے کہ ابن جریر بھی مجتہد مستقل نہ تھا جیسا کہ اوپر گزرا۔

بیان بالا سے معلوم ہو گیا کہ امام بخاری مجتہد مطلق مستقل نہ تھے بلکہ مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تھے۔ مگر یہاں یہ بھی جتا دینا ضروری ہے کہ ان کے مجتہد منتسب الی الشافعی ہونے پر بھی علمائے کرام کا اتفاق نہیں۔ شیخ الاسلام تاج سبکی نے اپنے طبقات میں تصریح فرما دی ہے کہ فلاں بزرگ مجتہد مطلق تھا جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے مگر آپ نے امام بخاری کو مجتہد نہیں لکھا، امام بخاری کی نسبت آپ کے الفاظ یہ ہیں:

هو امام المسلمين وقدوة الموحدين و شيخ المومنين والمعول عليه فى احاديثِ سيّد المرسلين و حافظ نظام الدين ابو عبد الله الجعفى مولا هم البخارى صاحب الجامع الصحيح

(طبقات جزء ثانی ص ۲)

یعنی وہ مسلمانوں کے امام موحدین کے پیشوا مومنوں کے شیخ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں میں معتمد علیہ اور دین کے نظام کے حافظ ابو عبد اللہ جعفی خاندان جعف کے مولا یعنی امام بخاری مؤلف جامع صحیح انتہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ امام بخاری کی شہرت محض فن حدیث میں ہے۔ امام یاقوت
وی (متوفی ۶۲۶ھ) بخارا کے حال میں لکھتے ہیں:

وینسب الی بخاری خلق کثیر من ائمة المسلمین فی فنون
شتی منهم امام اهل الحدیث ابو عبد الله محمد بن اسمٰعیل

(معجم البلدان، مجلد ثانی ص ۸۵)

یعنی بخارا کی طرف بہت سے لوگ منسوب ہیں جو مختلف فنون میں مسلمانوں کے
امام ہیں۔ ان میں سے اہل حدیث کے امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل ہیں۔ انتہے

نظر براختصار میں دیگر حوالہ جات کو یہاں نقل نہیں کرتا۔ ان میں سے بالخصوص شیخ
الاسلام تاج الدین سبکی کا قول نہایت وزن رکھتا ہے، آپ شافعی ہیں، آپ کے والد مجتہد
مطلق تھے آپ خود بھی مجتہد مطلق ہیں، چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی آپ کے حال میں
تحریر فرماتے ہیں:

کتب مر ة ورقة الی نائب الشام یقول فیها وانا الیوم مجتهد
الدنیا علی الاطلاق لا یقدر احدیر دعلی هذه الکلمة وهو مقبول
فیما قال عن نفسه۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ جز اوّل ص ۱۵۰)

ترجمہ: قاضی القضاۃ شیخ الاسلام تاج سبکی نے ایک دفعہ حاکم شام کو رقعہ
لکھا۔ جس میں یہ قول درج تھا کہ میں آج دُنیا کا مجتہد مطلق ہوں، کوئی
شخص میرے اِس قول کی تردید نہیں کرسکتا اور ان کا قول اپنی نسبت مقبول
ہے۔ انتہے

جب ایسا شیخ کہ جس کو علامہ سیوطی بلکہ دُنیا مجتہد مطلق تسلیم کرتی ہے اپنی ایک
تصنیف میں جو علماء وفقہائے شافعیہ پر حاوی ہے امام بخاری کو مجتہد مطلق نہیں لکھتا
حالانکہ دیگر ائمہ شافعیہ کے نام کے آگے جو اس رتبہ کے لائق ہیں ان کے مجتہد ہونے کی
تصریح فرمادیتا ہے تو اس شیخ کے قول کے راجح بلکہ صحیح ہونے میں شک نہیں ہوسکتا۔ پھر

وہ شیخ اپنے اس قول میں منفرد بھی نہیں بلکہ کثرت سے دیگر ائمہ اُس کی تائید کرر ہے ہیں سچ ہے۔

اہل البیت ادری بما فیۃ

ولی راولی مے شناسد

یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ امام ترمذی نے جو امام بخاری کے شاگرد ہیں اپنی جامع میں جہاں فقہاء کے مذاہب بیان کئے ہیں وہاں کہیں بھی امام بخاری کا ذکر نہیں کیا ہاں حدیثوں کے متعلق امام بخاری کا جا بجا ذکر ہے' پس ثابت ہوا کہ امام بخاری کا مجتہد منتسب ہونا بھی قول مرجوع وضعیف بلکہ نا درست ہے۔ لہٰذا امام بخاری کے مقلد شافعی اور شافعی المذہب ہونے میں کسی طرح کا شک نہ رہا۔

قال البنارسی

امام بخاری کا مقلد نہ ہونا

امام پر تیسرا اعتراض ''کہ مقلد شافعی تھے'' ایسا لچر ہے جیسے روز روشن کو شب سے تعبیر کرنا' جو الٹی کھوپڑی والے کا کام ہے۔ اس لئے کہ جب امام کا مجتہد ہونا ثابت ہے اور خود حنفیہ کے اقوال سے' تو وہ مقلد کیونکر ہو سکے ہیں۔ اس لئے کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا۔ بلکہ اجتہاد وتقلید میں تنافی وتضاد ہے' اور عقل بھی اس کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ اتنا بڑا با کمال شخص امام الدنیا اپنے سے نیچے درجہ (امام شافعی) کا مقلد ہو...... لا یقول بذلك الا من سفه نفسه ۔ ہاں اگر کوئی ابن ہبنقہ کا شاگرد یہ کہے کہ ''اجتہاد کا دروازہ ائمہ اربعہ پر بند ہو گیا۔ لہٰذا امام بخاری مجتہد مستقل نہیں ہو سکتے۔ پس لا محالہ مقلد ہوں گے'' یہ اس کے حق پر اور کلنگ کا ٹیکہ لگانے والا ثابت ہو گا اس لیے کہ خود محققین حنفیہ اس بات کو نہیں تسلیم کرتے ملا عبد العلی بحر العلوم حنفی نے خواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں بڑے زوروں سے اس کی تردید کی ہے۔ اور ایسے خیال کو بوالہوسی سے تعبیر کیا ہے:

وللتفصیل مقام آخر من شاء فلیراجع الیھا۔ حاصل یہ کہ دروازہ اجتہاد کا کھلا ہوا ہے اور تا قیامت بند نہ ہو گا۔ اور امام بخاری کا مقلد نہ ہونا بلکہ مجتہد مستقل ہونا اظھر من الشمس وابین من الامس ہے' وھذا ھو المقصود و المرادو المطلوب

(حل مشکلات بخاری' حصہ اوّل ص ۸-۹)

اقول

امام بخاری کو بعض متاخرین نے مجتہد منتسب لکھا ہے مگر ان کا یہ قول مرجوح و ضعیف بلکہ نادرست ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اگر ہم ان کو مجتہد منتسب تسلیم بھی کر لیں۔ تب بھی وہ مقلدین شافعی اور زمرۂ شافعیہ سے خارج نہیں ہو سکتے۔ امام بخاری کو مجتہد مستقل کہنا تمام دنیا میں بنارسی اور اُس کے یاروں کی گھڑت ہے۔ اور یہ اس کی نادانی کا نتیجہ ہے۔ اس بیچارے نے یہ لفظ تو سنے سنائے لکھ دیئے کہ ''مجتہد مقلد نہیں ہوتا' بلکہ اجتہاد و تقلید میں تنافی و تضاد ہے۔ اجتہاد کا دروازہ ائمہ اربعہ پر بند ہو گیا۔'' مگر وہ یہ نہیں سمجھا کہ کس قسم کا مجتہد مقلد نہیں ہوتا جس اجتہاد و تقلید میں تنافی و تضاد ہے وہ کس قسم کا اجتہاد ہے۔ اجتہاد کا دروازہ اگر ائمہ اربعہ پر بند ہو گیا تو کس قسم کے اجتہاد کا۔ اسی واسطے وہ امام بخاری کے مجتہد مستقل ہونے کو اظہر من الشّمس بتا رہا ہے اور امام شافعی کو امام بخاری سے نیچے درجہ میں لکھ رہا ہے اور اس خیال میں ہے کہ ائمہ اربعہ کی طرح سینکڑوں ہزاروں اور بھی مجتہد مستقل ہوئے ہیں۔ اور ہوں گے۔ ایسا نادان اگر مشکوٰۃ شریف یا بخاری شریف کے اُردو ترجمہ خوان کو بھی مجتہد مستقل کہہ دے تو کیا تعجب ہے۔ بہر حال ہمیں شایاں نہیں کہ ایسے دریدہ دہن نادان کا ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم کو اپنا اسوۂ حسنہ بنانے میں کوشش کریں۔

اب جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب حنفی خانقاہی بہاری کے مضمون کا کچھ حصہ قال البہاری کے عنوان سے درج کیا جاتا ہے اور بدستور سابق اُس کا جواب اور جواب

الجواب مذکور ہوتا ہے۔

قال البہاری

ناظرین! شحنہ ہند کے یکم جولائی کے پرچہ میں ایک اعظم گڈھی مضمون نگار کی تحریر بعنون (امام بخاری اور امام ابوحنیفہ کا مقابلہ) دیکھی جس میں لائق مضمون نگار نے جھوٹ موٹ اپنے مجتہد امام بخاری کو فلک الا فلاک پر پہنچانے میں حتی الوسع اپنے دانستہ کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا، اس کے اپنے فرضی مجتہد مرحوم کے مقابلہ میں امام عالی مقام حضرت سیّدنا ابوحنیفہ کی تحقیر تنقیص میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔

(البحرح علی البخاری۔ حصہ اوّل ص ۸۷)

قال البنارسی

دُنیا میں اصلی مجتہد صرف ایک امام بخاری ہی ہوئے ہیں جو واقعی اس قابل ہیں کہ ان کا رُتبہ فلک الافلاک سے بھی بالا ہو۔ ان کے علاوہ باقی اور نام کے مجتہد ضرور تھے امام بخاری کا مجتہد ہونا ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے کہ اس کے لیے دلیل کی ضرورت ہی نہیں ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب (حل مشکلات بخاری حصہ دوم وسوم ص ۳۴)

اقول

بنارسی اوپر لکھ چکا ہے کہ اجتہاد کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور تا قیامت بند نہ ہوگا، جس کا مطلب یہ تھا کہ ائمہ اربعہ کی طرح اور بھی مجتہد ہوتے رہیں گے۔ مگر یہاں یہ بتایا کہ دُنیا میں اصلی مجتہد صرف امام بخاری ہیں، باقی سب برائے نام مجتہد ہیں، ایسے پراگندہ کلام کا کیا اعتبار ہے۔

قال البہاری

اس بات کو تمام اِسلامی دنیا جانتی ہے کہ امام بخاری ایک مقلد شافعی طریقے کے تھے۔ اور اُن کے مقلد ہونے کی وجہ خاص یہ ہوئی کہ اپنے دانستہ تو بیچارے تمام عمر

منصب وفقاہت اور اجتہاد کے لئے خدا کے آگے روتے اور شور وفغاں مچاتے رہے۔ مگر مشیت تو یہی تھی کہ وہ محض مقلد بنے رہیں تب مقلد کے سوا مجتہد ہوتے تو کس طرح ہوتے۔ (البحرح علی البخاری ص ۹۰)

قال البنارسی

امام بخاری کو مقلد کہنا ایسا ہی ہے جیسے سپید کو سیاہ اور دن کو رات کہنا۔ تعجب ہے کہ جو شخص اپنی کتاب میں امام شافعی کی بیج جا بجا تردید کرے وہ بھی ان کا مقلد کہا جائے۔ امر واقعی یہ ہے کہ امام بخاری ہرگز مقلد نہ تھے' بلکہ خود مجتہد تھے۔ اس کی بحث میں بہت سے رسائل میں کر چکا ہوں۔ (حل مشکلات بخاری' حصہ دوم وسوم ص ۳۵)

اقول

بنارسی دوسری جگہ یوں لکھتا ہے۔ ''امام بخاری کے اکثر مسائل امام شافعی سے مل گئے۔ لیکن وہ شافعی کے مقلد نہیں بلکہ بعض جگہ شافعی کا صریح خلاف کیا ہے۔ ان پر الزام تقلید شافعی کا نہایت غلط و باطل وافترا ہے جس کو میں اپنے کئی رسالوں میں مفصل لکھ چکا ہوں'' (حل مشکلات بخاری' حصہ دوم وسوم ص ۱۲۴)

بنارسی کی ہر دو عبارت سے پایا جاتا ہے کہ اُس کے نزدیک امام بخاری کا بعض مسائل میں امام شافعی کے خلاف کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے' نہ مقلد شافعی۔ اس کے جواب میں گزارش ہے کہ دُنیا میں کسی نے امام بخاری کو مجتہد مطلق مستقل نہیں کہا۔ اور نہ وہ ہیں' ہاں بعض متاخرین نے ان کو مجتہد مطلق یعنی منتسب الی الشافعی بتایا ہے مگر یہ قول مرجوع وضعیف بلکہ نا درست ہے۔ بخاری شریف کے تراجم ابواب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اجتہاد منتسب میں کوشش کی۔ مگر وہ سعی نامشکور وغیر مقبول ثابت ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں مذاہب فقہا کو بیان کرتے ہوئے کہیں اپنے استاد امام بخاری کا نام تک نہیں لیا۔ ہاں احادیث کے متعلق ان کا بہت جگہ ذکر کیا ہے۔ اگر ہم امام بخاری کو مجتہد مطلق منتسب

الی الشافعی تسلیم بھی کرلیں۔ تو بھی وہ مقلدین شافعی کے زمرہ سے خارج نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ پہلے آچکا ہے۔ اور ان کا بعض مسائل میں خلاف شافعی کرنا ان کو زمرۂ شافعیہ سے نہیں نکال سکتا۔ چنانچہ شیخ الاسلام مجتہد مطلق تاج الدین سبکی امام ابن منذر کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

قال شیخنا الذھبی کان علی نهاية من معرفة الحديث والاختلاف وكان مجتهدا لا يقلد احدا (قلت) المحمدون الاربعة محمد بن نصر و محمد بن جرير و ابن خزيمة و ابن المنذر من اصحابنا وقد بلغوا درجة الاجتهاد المطلق ولم يخرجهم ذلك عن كم فهم من اصحاب الشافعی المخرجين على اصوله المتمذهبين بمذهبه لو فاق اجتهادهم اجتهاده بل قد ادعى من بعد هم لمن اصحابنا الخلص كا لشيخ ابی علی وغيره و لا انهٔ وافق رأيهم رأی الامام الاعظم فتبعوه ونسبوا اليه لا فهم مقلدون فما ظنك بهؤلا ء الا ربعة فانهم وان خرجوا عن رأی الامام الاعظم فی كثير من المسائل فلم يخرجوا فی الاغلب فاعرف ذلك واعلم انهم فی احزاب الشافعية معدودون وعلی اصوله فی الاغلب مخرجون وبطريقه متهذبون وبمذهبه متمذهبون۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جزء ثانی ص ۱۲۶)

ترجمہ: ہمارے شیخ ذہبی نے کہا کہ ابن منذر کو حدیث واختلاف میں غایت درجے کی معرفت حاصل تھی اور وہ مجتہد تھے کسی کی تقلید نہ کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ چاروں محمد یعنی محد بن نصر اور محمد بن جریر اور محمد بن خزیمہ اور محمد بن منذر ہمارے اصحاب شافعیہ میں سے ہیں اور وہ اجتہاد مطلق کے درجہ کو

پہنچ گئے تھے اور ان کے مجتہد مطلق ہونے نے اُن کو امام شافعی کے ایسے اصحاب کے زمرہ سے خارج نہ کیا جو اصول شافعی پر تخریج مسائل کرتے اور مذہب شافعی پر چلتے تھے خواہ ان کا اجتہاد امام شافعی کے اجتہاد سے فوقیت لے گیا۔ بلکہ ان چاروں کے بعد ہمارے بعض خالص اصحاب شافعیہ مثلاً ابوعلی وغیرہ نے دعویٰ کیا کہ ہماری رائے امام اعظم (شافعی) کی رائے سے موافق نکلی اس لیے ہم نے امام شافعی کا اتباع کیا اور امام شافعی کی طرف منسوب ہوئے نہ یہ کہ ہم مقلد ہیں۔ پس ان چاروں کی نسبت تیرا کیا گمان ہے۔ جو اگرچہ بہت سے مسئلوں میں امام اعظم (شافعی) کی رائے سے نکل گئے گر اغلب مسائل میں امام شافعی کی رائے سے نہیں نکلے۔ اسے خوب سمجھ لے اور جان لے کہ یہ چاروں زمرۂ شافعیہ میں گنے جاتے ہیں۔ اور اکثر مسائل میں امام شافعی کے اصول پر تخریج مسائل کرنے والے اور طریق شافعی کے صاف کرنے والے اور مذہب شافعی پر چلنے والے ہیں۔انتھے

اس عبارت سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ امام بخاری مجتہد مطلق منتسب بھی نہ تھے۔ ورنہ علامہ سبکی بجائے چاروں کے پانچوں لکھتے دوسرے یہ کہ اگر وہ مجتہد مطلق منتسب ہوتے۔ تب بھی مقلدین شافعی میں شمار ہوتے خواہ بعض مسائل میں امام شافعی کے خلاف کرتے۔ لہٰذا امام بخاری پر عدم تقلید شافعی کا الزام نہایت غلط و باطل و افترا ہے۔

بنارسی نے اگر اس بحث میں کئی رسالے لکھے تو کیا ہوا۔ فقیر ہیچمدان بے بضاعت کے یہ چند اوراق بفضلہٖ تعالیٰ ان سب کا جواب سمجھئے۔ اگر بنارسی یا اس کا کوئی ہم مشرب ایڑی چوٹی کا زور لگائے کہ کسی طرح امام بخاری کو مجتہد مستقل ثابت کرے تو وہ ہرگز ایسا نہ کر سکے گا۔ بنارسی تو اپنی غلط فہمی کے سبب ایک امام بخاری کے لیے اتنا تڑپ رہا ہے۔

آؤ ہم آپ کو بستان محدثین کی سیر کرائیں۔ وہاں بھی آپ دیکھیں گے کے کیسے بڑے۔ بڑے ائمہ نے تقلید کا عزت افزا ہار اپنے گلے میں ڈالا ہوا ہے۔

۱- امام ابو داؤد سلیمان اشعث سجستانی، صاحب السنن (متوفی ۲۷۵ ھ) مردم را ور مذہب او اختلاف است بعضے گویند کہ شافعی بود، و بعضے گویند حنبلی۔

(بستان المحدثین مصنفہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی ص ۱۰۸)

۲- امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی صاحب السنن (متوفی ۳۰۳ ھ او شافعی المذہب بود چنانچہ مناسک او براں دلالت دارد بستان۔ (ص ۱۱۱)

۳- امام عبد اللہ بن مبارک امیر المؤمنین فی الحدیث (متوفی ۱۸۱ ھ) در اوّل از شاگردان امام اعظم بودند و طریق تفقہ از یشاں مے آموختند و چوں امام اعظم وفات یافتند در مدینہ منورہ نزد حضرت امام مالک تفقہ نمودند، پس اجتہاد ایشاں گویا ہیئت مجموعہ ہر دو طریق است ولہٰذا ایشاں را حنفیہ حنفی شمارند و مالکیہ در طبقات خود مے نگارند، (دبستان ص ۵۸)

۴- امام دار قطنی صاحب السنن (متوفی ۳۸۵ ھ) نام و نسب او علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن دینار بن عبد اللہ است و کنیت او ابو الحسن در مذہب شافعی ست۔ (دبستان ص ۴۴)

۵- امام ابو بکر بیہقی (متوفی ۴۵۸ ھ) امام الحرمین در حق او گفتہ است کہ ہیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بروے منت و احسان است الا ابو بکر بیہقی کہ منت و احسان او بر شافعی است زیرا کہ در تصانیف خود نصرت مذہب او نمودہ

(دبستان ص ۵۰)

۶- امام ابو محمد حسین بن مسعودی بغوی صاحب شرح السنہ (متوفی ۵۱۶ ھ) جامع است در سہ فن و ہر یک را بکمال رسانیدہ محدث بینظیر و مفسر بے عدیل است و فقیہ شافعی صاحب فقہ است (بستان ص ۵۱)

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے بستان کی اتنی ہی سیر کافی ہے۔ آؤ ہم تمہیں ان کے والد کا انصاف بھی دکھادیں، وھو ھذا

فمن مادة مذهبه كتاب المؤطا وهو وان كان متقدما على الشافعي فان الشافعي بنى عليه مذهبه و صحيح مسلم و كتب ابى داؤد والترمذى و ابن ماجة والدارمى ثم مسند الشافعى وسنن النسائى و سنن الدارقطنى وسنن البيهقى و شرح السنه للبغوى ۔ امّا البخارى فانه وان كان منتسبا الى الشافعى موافقاله فى كثير من الفقه فقد خالفه ايضا فى كثير ولذلك لا يعد ما تفرد به من مذهب الشافعى واما ابو داؤد والترمذى فهما مجتهدان منتسبان الى احمد واسحق و كذلك ابن ماجة والدارمى فيما نرى والله اعلم واما مسلم وابو العباس الاصم جامع مسند الشافعى والامام والذين ذكرنا هم بعده فهم منفردون لمذهب الشافعى يتا صلون دونه ۔

ترجمہ: امام شافعی کے مذہب کی اصل کتاب مؤطا ہے۔ اگرچہ وہ شافعی سے پہلے کی ہے۔ لیکن شافعی نے اُس پر اپنے مذہب کی بناء ڈالی اور نیز ان کے مذہب کی اصل یہ کتابیں ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی پھر مسند شافعی اور سنن نسائی اور سنن دار قطنی اور سنن بیہقی اور بغوی کی شرح سنۃ ان میں سے بخاری نے اگرچہ منسوب بشافعی اور بہت سی فقہ میں اُن کے موافق ہے پھر بھی بہت سی باتوں میں اُنکا خلاف کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے جن مسائل میں وہ علیحدہ ہوتے ہیں وہ مسائل امام شافعی کے مذہب سے شمار نہیں ہوتے اور ابو داؤد اور ترمذی دونوں مجتہد ہیں اور منسوب امام احمد اور اسحٰق کی طرف اور اسی طرح ہمارے خیال میں ابن ماجہ اور دارمی ہیں۔ واللہ اعلم

اور مسلم اور ابو عباس اصم جس نے مسند شافعی اور کتاب ام کو جمع کیا ہے اور وہ لوگ

جن کا ذکر ہم نے بعد مسند شافعی کے کیا ہے[1]۔ وہ[2] لوگ محض مذہب شافعی کے مقلد ہیں اور اسی پر جمے ہوئے ہیں۔ (انصاف مع ترجمہ اُردو کشاف ص ۷۹-۸۰)

پس شاہ صاحب کے نزدیک امام مسلم اور ابو عباس اصم اور امام نسائی اور امام دار قطنی اور امام بیہقی اور امام بغوی محض مقلدین شافعی ہیں جو کسی قسم کے اجتہاد کا منصب نہیں رکھتے۔ اور امام بخاری شافعی ابو داؤد ترمذی اور ابن ماجہ دارمی حنبلی ہیں جو اجتہاد منتسب کا درجہ رکھتے ہیں۔

ناظرین! آپ کو دیر تو ہوگئی ایک مجتہد مطلق کا فیصلہ بھی سنتے جائیے۔ وہی ھذہ۔ امام بخاری (طبقات الشافعیہ الکبریٰ جزء ثانی ص ۱) امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (طبقات ثانی ص ۴۸) حافظ ابوسعید دارمی (طبقات ثانی ۵۳) امام ابو عبد الرحمٰن نسائی (طبقات ثانی ص ۸۳) امام دار قطنی (طبقات ثانی ص ۳۱۰) امام بیہقی (طبقات ثالث ص ۳) امام محی السنہ بغوی (طبقات رابع ص ۲۱۴) یہ سب محض مقلدین شافعی ہیں جن کا فن حدیث میں بڑا پایہ ہے۔

تو کلی! بس اب مضمون کو ختم کر' انصاف پسند طبیعتوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

---

[1] نسائی' امام دار قطنی' امام بیہقی' امام بغوی۔

[2] مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی نے فہم منفردون المذہب الشافعی یتاہلون دونہ کا ترجمہ یوں کیا ہے "وہ لوگ مذہب شافعی سے علیحدہ ہیں جو ان کے اصول کے سوا دوسرے اصول رکھتے ہیں" یہ ترجمہ درست نہ تھا اس لئے میں نے اسے برقرار نہیں رکھا-۱۲